بسم اللہ الرحمن الرحیم

أهمية الإرتباط بعلماء أهل السنة و الجماعة

از شیخ عبدالسلام بن برجس رحمہ اللہ

علمائے اہل سنت سے جڑنے کی اہمیت

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد

علماء سے جڑنے سے میری مراد ان سے ان کا منہج اور صحیح عقیدہ لینا ہے۔ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ 'جامع العلوم والحکم' میں جب وہ علم کو صحیح طریقے سے حاصل کرنے کو بیان کر رہے تھے، کہتے ہیں: 'جو علم حاصل کرنے کے لئے اس طریقے پر چلے گا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ درپیش آنے والے اکثر واقعات [یا مسائل] کے جواب کو سمجھ لے گا، کیونکہ ان کے اصول پہلے ہی سے موجود ہیں جن کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

ضروری بات یہ ہے کہ اس راستے کو اس کے شہسوار کے پیچھے ہو کر طے کیا جائے جن کی درایت اور ہدایت پر لوگ جمع ہیں جیسے کہ [امام] شافعی، احمد [بن حنبل]، اسحاق [بن راھویہ] اور ابو عبید [رحمہم اللہ] اور دیگر جو ان کے راستے پر چلے، کیونکہ جو اس راستے پر چلنے کا دعوہ کرتا ہے بغیر ان کے طریقے کو اپنائے ہوئے تو وہ ہلاکت میں پڑتا ہے اور اس چیز کو لیتا ہے جسے لینا جائز نہیں اور اس چیز کو چھوڑتا ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے'[1]۔ (حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا)۔

سلفی علماء سے جڑنا بہت اہم چیز ہے جس سے کوئی شخص اپنے عقیدے، منہج اور سلوک میں انحراف سے بچ سکتا ہے۔ میرے ساتھ دو چیزیں جسے میں نقل کر رہا ہوں ان پر غور کرو جن سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہمارے سلف رحمۃ اللہ علیہم کس طرح علماء سے جڑے رہتے تھے۔

پہلی چیز: تذکرۃ الحفاظ میں امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام ابو داؤد [سنن ابو داؤد کے مؤلف] کی ذاتی سیرت میں لکھتے ہیں: [امام] ابو داود اپنی راست روی، کسی چیز کو بتانے یا دلالت میں اور طریقہ اور ہیئت میں [اپنے استاد امام] احمد بن

[1] جامع العلوم والحکم ج ۱ ص ۹۴

حنبل سے مشابہت رکھتے تھے۔ اور [امام] احمد ان چیزون میں [امام] وکیع سے اور وکیع [امام] سفیان سے اور سفیان منصور سے اور منصور ابراہیم سے اور ابراہیم علقمہ سے اور علقمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مشابہت رکھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی ہدایت اور دلالت میں نبی ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے[1]۔ تو یہ تھا ان کا جڑاؤ ان کی راست روی (ہدایت)، دلالت اور طریقہ اور ہیئت میں تو ان کے عقیدے اور منہج میں جڑاؤ کیسا ہو گا؟

دوسری چیز: ابن جریر الطبری [رحمہ اللہ] جو کہ ایک مشہور امام تھے اور ان کے نام سے ایک مستقل مذہب تھا اپنی کتاب 'صریح السنۃ' (ص ۲۵) میں کہتے ہیں: 'اور جہاں تک قرآن میں جو لفظ 'العباد' ہے [جس کے بارے میں جہمی کہتے تھے کہ یہ مخلوق ہے] تو ہم نہیں جانتے کسی گزرے ہوئے صحابی سے کوئی اثر اور نہ ہی کسی تابعی سے مگر اس کا قول جس کے قول میں کفایت اور شفا ہے اللہ کی اس پر رحمت ہو اور اللہ اس سے راضی ہو، جس کی پیروی میں راہ یابی اور ہدایت ہے [اور یہ] ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ہیں[2]۔ [امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے] آخر کلام تک۔

دیکھو! کتنا گہرا ربط و تعلق تھا سلف رحمہم اللہ کے بیچ علم حاصل کرنے میں۔

اور جس چیز کو میں واضح کر دینا چاہتا ہوں حالانکہ بعض عقلیں اسی بہت بڑی چیز سمجھیں گی وہ یہ ہے کہ کہ اہل السنت و الجماعت کے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے اور وہ یہ بات ہے کہ عوام کو ان شخصیات سے جوڑا جائے جو ان کے لئے سلفی عقیدے اور صحیح منہج میں راہنمائی کرے۔ کیوں؟ تا کہ وہ ان سے عقیدے اور منہج کو سلامتی اور قبولیت سے لیں۔ کیونکہ عام لوگ صحیح اور برے (یا غلط) میں فرق نہیں کر سکتے۔ تو اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ انہیں ان شخصیتوں سے جوڑا جائے جو انکی سنت میں راہنمائی کرے۔ اسی لئے امام قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمٰن بن مہدی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راھویہ سے محبت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ سنت پر ہے اور جو ان کی مخالفت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ اہلِ بدعت ہے[3]۔

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۲۸ [2] صریح السنۃ ج ۱ ص ۱۶ [3] شرف اصحاب الحدیث از خطیب بغدادی ج ۱ ص

احمد بن عبد اللہ بن یونس کہتے ہیں: اہلِ موصل معاذ بن عمران سے آزمائے گئے تو جو ان سے محبت کرتے ہیں وہ اہلِ سنت مین سے ہیں اور اگر وہ ان سے نفرت کرتے ہیں تو وہ اہلِ بدعت میں سے ہیں جیسا کہ کوفہ والے یحیٰ سے آزمائے گئے[1] ۔

تو دیکھو! کیسے کسی شخص کے سنت پر ہونے کی علامت اس کا ان لوگوں سے محبت کرنا ہے اور کیسے اس کی کجی کی علامت ان کا ان لوگوں سے نفرت کرنا ہے۔ میں نے پہلے بھی یہ بات ایک عام تقریر میں کہی تھی جس پر بعض نے نکیر کی تھی اور اس چیز کو بڑی بات سمجھ گئے اور مجھ پر شخصیت پرستی کا الزام لگایا اور اس پر خطبے دیے گئے جبکہ وہ لوگ ایسے کم عمر لوگوں کی تعریف اور تعظیم کرتے ہیں جو ان علماء رحمۃ اللہ علیہم کے ٹخنوں تک بھی [علم میں] نہیں پہنچتے۔

میں جو باتیں ان لوگوں تک پہنچانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کا معنیٰ ہر گز یہ نہیں ہے کہ میں تقلید کی طرف بلا رہا ہوں جن کے لئے تقلید نہیں ہے لیکن جن کے لئے تقلید ہے تو وہ تقلید کرے، جس کا معنیٰ یہ نہیں کہ یہ تقلید کی طرف دعوت ہے بلکہ اس کا معنیٰ اس (علمی زنجیر کے) سلسلے کو صاحبِ شریعت ﷺ تک جڑی سند تک پہنچانا ہے جس کی کڑی اہلِ علم ہیں، اور وہ (علمائے) اہلِ سنت والجماعت ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

مثل ما أنا عليه و أصحابه[2] ’اس چیز کی مثل جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں‘۔

تو جب یہ سلسلہ جڑا ہوا ہے تو ہم اس سلسلے کے علمائے سنت سے [علم] لینگے اور ان سے جڑے رہیں گے کیونکہ یہ علمائے سنت نے اپنے قبل کے علمائے سنت سے علم حاصل کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ صاحبِ شریعت ﷺ تک پہنچتا ہے جو بلکل صاف ستھرا اور سلامتی والا [سلسلہ] ہے۔

یہ موضوع اور زیادہ پھیلائے جانے کا حق رکھتا ہے اور اس پر سلف رحمۃ اللہ علیہم سے بہت زیادہ مثالیں ہیں کہ وہ کیسے ایک دوسرے سے جڑے رہتے تھے اور ایک دوسرے سے علم حاصل کرتے تھے، اور لوگوں کو کس طرح ان شخصیتوں کو لازم پکڑنے کی رغبت دلاتے تھے جو سنت کے معاملے میں نمونہ تھے۔

---

[1] شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ از الالکائی ج ۱ ص ۷۴

[2] ترمذی: ۲۶۴۰

اسی لئے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: 'جو [امام] احمد بن حنبل سے بغض و نفرت رکھتا ہے وہ کافر ہے۔ ان سے ربیع بن سلیمان نے پوچھا: کیا اس پر کفر کا اطلاق ہو گا؟ کہا: ہاں، جس نے احمد بن حنبل سے بغض و نفرت کی اس نے سنت سے دشمنی کی اور جس نے سنت سے دشمنی کی اس نے صحابہ کو کم تر سمجھا اور جس نے صحابہ کو کم تر سمجھا اس نے نبی ﷺ کی تحقیر کی اور [اس طرح] وہ اللہ عظیم کے ساتھ کفر کرنے والا ہو گیا'۔ یا اسی طرح کا کلام جسے قاضی ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ کے شروع میں امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمے میں بیان کیا ہے[1] ۔

تو [امام] شافعی رحمہ اللہ کے اس کلام کا مقصد امام احمد کی ان کے ذات کی وجہ سے تقدیس نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ [بتانا] ہے کہ وہ سنت کی ایک نشانی تھے۔ اور اسی لئے علماء کہتے آئے ہیں کہ: 'ہم عقیدے میں احمد بن حنبل کے عقیدے پر ہیں' اور اس [قول] کی کسی نے بھی نکیر نہیں کی۔ ابو الحسن اشعری اپنی کتاب 'الابانۃ' میں کہتے ہیں: 'میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے عقیدے پر ہوں'[2] اور علماء نے اس بات کو ان سے قبول کیا اور اسی وجہ سے ان [امام ابو الحسن اشعری] کے آخری عقیدے کو صحیح مانا جن پر ان کی موت ہوئی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تو ضروری ہے کہ ہم اس نقطے پر توجہ دیں اور اس پر پورے طور سے غور کریں کیونکہ نقص اس وقت داخل ہوا جب ہمارا تعلق ہمارے علماء سے کمزور ہو گیا۔ اللہ ان میں سے مردون پر رحم کرے اور ان میں زندوں کی حفاظت کرے۔

یہ رسالہ شیخ عبد السلام بن برجس رحمہ اللہ کے محاضرے بعنوان 'من هم العلماء' سے ماخوذ ہے۔ اس محاضرے کو تحریری طور پر 'من هم العلماء' نامی کتاب میں چھاپا گیا ہے اور یہ رسالہ اس کتاب کے صفحہ ۵۴ تا ۵۸ کا اردو ترجمہ ہے۔ مترجم کی طرف سے اضافہ قوسین [] میں کر دیا گیا ہے۔

---

[1] طبقات الحنابلہ ج ۱ ص ۱۳

[2] الابانۃ عن اصول الدیانۃ ج ۱ ص ۲۰، ۲۱